انٹرنیشنل صوفی سنٹر بنگلور سے جاری کردہ

# اَنوارُ الصُّوفِیَّہ

بنگلور

بابت ستمبر 2010 تا اپریل 2011

جمادی الآخر تا ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ

جلد ۵ تا ۷ ——— شمارہ ۱۷


## انٹرنیشنل صوفی سنٹر (رجسٹرڈ)

بنگلور

3/28 1st Cross V.R. Puram
Palace Guttahalli, Bangalore 560 003
Karnataka State (India)
Contact: 23444594

Please Visit our Website : www.internationalsuficentre.org

# انٹرنیشنل صوفی سنٹر بنگلور



## اغراض ومقاصد

۱۔ اسلوب تصوف پر عوام میں چرچہ کرنا۔

۲۔ تصوف کی روایات اور تعلیمات کا بغرض باہمی اتحاد واتفاق واخوت عوام کو بہرور کرنا۔

۳۔ اہل تصوف کے سوانح حیات اوران کے اقوال پر کتب کا شائع کرنا۔

۴۔ صوفی مسلک پر سمینار اور تقاریر کا اہتمام کرنا۔

۵۔ جملہ اہل تصوف اور اسلوب تصوف سے منسلک اصحاب کا اجتماع بغرض عالمی برادرانہ اخوت کو منعقد کرنا

قیمت فی رسالہ 25 روپے

قیمت سالانہ 100 روپے

نے حرام کو تمہارے لئے حلال کیا میں سمجھ گیا کہ حق تعالیٰ گناہ کا حکم نہیں دیتا۔

**سولھواں نور:** ولی کو ولی نہ جاننا اور غیر ولی کو ولی سمجھنا دونوں ممنوع ہیں اس لئے کہ یہ بے ادبی کی انتہا اور سنگ دلی ہے۔ نبی کو جھٹلانا کفر ہے اور ولی کو جھٹلانا فی الحال فسق ہے لیکن انجام کار یہ بات کفر کی طرف کھینچ لے جاسکتی ہے۔ نبی کا قتل اسی وقت کفر ہے اور ولی کا قتل کرنا اگرچہ فی الحال فسق ہے لیکن ولی کے قاتل کا بھی اپنا ایمان سلامت لے جانا دشوار ہے جیسا کہ تجربہ ہوتا ہے۔

**سترھواں نور:** انسان چار اوصاف کے ساتھ عدم سے وجود میں آیا۔ ا۔بہیمی ۲۔سباعی ۳۔شیطانی ۴۔ملکوتی صفت بہیمی (حیوانی) کی وجہ سے قوت شہوانی ظاہر ہوئی اور صفت سباعی کی وہ سے قوت غضب ظاہر ہوئی اور شیطانی صفت کی وجہ سے غرور، نخوت، گھمنڈ، چالبازی اور مکاری وغیرہ ظاہر ہوئیں اور صفت ملکوتی جو اصل صفت ہے اس کی وجہ سے انسان نے انسان کا نام پایا اسی کی وجہ سے اطاعت وفرماں برداری، محبت واخلاص، عشق ولطف وغیرہ ظاہر ہوئے، اب اگر انسان میں دیگر صفات پر ملکوتی صفت غالب ہے اور اس نے دوسری صفات کو مغلوب ومحکوم بنالیا ہے تو وہ انسان کہلائے جانے کا مستحق ہے ورنہ اس کا شمار چوپایوں، درندوں یا شیطانوں میں ہوگا۔ اگر برے لوگوں کی صحبت نے اس قوت کو ملیامیٹ کر کے غفلت مں ڈال دیا ہے یعنی انسان اپنی اصل کو بھول کر یہ سمجھنے لگے کہ میں صرف کھانے پینے اور عیش وعشرت کے لئے پیدا ہوا ہوں تو اسے اس خیال کو ترک کر دینا چاہئے اس کے لئے کسی کامل بزرگ کی خدمت میں حاضر ہو جو صفات بہیمی، سباعی اور شیطانی سے گزر کے صفات ملکوتی حاصل کر چکا ہو اور وہاں سے باطنی فیض حاصل کر کے اسی پر عمل کرے۔

**اٹھارواں نور:** اس راہ کی جڑ اور تمام مجاہدوں سے بڑھ کر برزخ شیخ ہے لہٰذا اس راہ کے مسافر کو یہ بات سمجھ کر اس کی طرف توجہ دینا چاہئے۔ برزخ یہ ہے کہ کسی جگہ تنہا بیٹھ کر آنکھیں بند کر کے شیخ کا تصور ذہن میں جمائے گویا میں شیخ کے آمنے سامنے بیٹھا ہوں اور میں نے اپنا دل مرشد کے دل کے نیچے ملا دیا ہے اور فیض کے چشمے سے وہ فیوض جو پیران سلسلہ کی ارواح کے وسیلے سے میرے مرشد کے دل میں سماتے ہیں اس سے نورانی فوارہ یا سورج کی کرن یا صبح کی ٹھنڈی ہوا یا بارش کے قطروں کی شکل میں ظاہر ہو کر میرے دل میں اترتے ہیں اور ان فیوض کی برکت سے میرا دل مرشد کے دل کی صفت اختیار کر لے گا اور بلند درجات کی طرف ترقی کرے گا۔ اپنے مرشد کو ہر آن ہر وقت اپنی ہر حالت سے آگاہ اور خبر دار جانے یعنی حقیقتاً اپنی صفت علیمی اور علام الغیوبی کے ساتھ اس مظہر یعنی برزخ شیخ میں جلوہ گر ہے وہ میرے حال سے واقف ہے۔ درحقیقت شیخ کوئی چیز نہیں، جو کچھ ہے وہی ہے چنانچہ وہی تمام عالم میں مختلف مظاہر میں جلوہ گر ہے یہاں بھی اپنی صفت ہدایت اور اپنے اسم ہادی کے ساتھ اس برزخ میں تجلی فرما ہو کر

ہدایت فرماتا ہے اور شیخ اس کے اسم ہادی کا مظہر ہے۔ وہی صفت علیمی اور علام الغیوبی کے ساتھ اس برزخ میں تجلی فرمارہا ہے اور ہمارے حال سے آگاہ وخبردار ہے اور شیخ اس کے اسم علیم کا مظہر ہے اور بس۔ تو ہدایت کرنا اور خبردار رہنا سب اسی کے لئے ہے اور شیخ تو بس مظہر ہے۔ ہاں ہدایت علیمی اور علامی کی نسبت مجازاً شیخ کی جانب کردی جاتی ہے حقیقتاً نہیں کہ حقیقتاً تو وہ خود ہی فنا ہونے والوں میں ہے۔ برزخ انتہا میں مرشد کو محض اسم ہادی اور اللہ تعالیٰ کی صفت علیمی کا مظہر جانے اور برزخ کا آخری سے آخری درجہ یہ ہے کہ نہ شیخ رہے نہ برزخ شیخ، جو کچھ ہو صرف ایک وہی ذات ہو تو جب اس طرح متواتر کرے گا تو طالب کا دل صفت روح کے ساتھ جڑ جائے گا اور دل صاف ہو کر تجلیات کے قابل بن جائے گا۔ اور رفتہ رفتہ وہ برزخی صورت کلام کرنے لگے گی اور سالک کو زبان حال وقال کے ہر سوال کا جواب سن لینے کی لیاقت پیدا ہو جائے گی اور صورت ملک وملکوت اور جبروت ولاہوت کے تمام مقامات سالک پر ظاہر کردے گی اور اسی صورت کے ذریعے تمام ارواح سے عالم ملکوت میں ملاقات ہوگی یہاں تک کہ حضور سرور عالم ﷺ کی روح مبارک کی حضوری نصیب ہوگی۔ ملکوت میں کوئی روح آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرفتوح جیسی یا اس سے مشابہ نہیں ہے اس روح مبارک کی حضوری سے اس راہ کے علوم کی گہرائیاں اور باریکیاں طالب کے علم میں آئیں گی اور یہ صورت عالم مثال سے ہے اور یہ عالم ملکوت کی کنجی۔ عالم مثال، عالم ارواح اور عالم اجساد کے درمیان برزخ ہے۔ یہاں ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ عالم مثال میں ہر شخص کی ایک صورت ہے اور یہ صورت موت کے بعد باقی رہتی ہے اس کے برخلاف صورت جسمانی انبیاء کرام علیہم السلام کے علاوہ عام طور پر فنا ہو جاتی ہے۔ خواب میں جو صورت نظر آتی ہے وہ یہی صورت مثالی روحانی ہوتی ہے ور جو کامل ہوتے ہیں وہ اسی صورت مثالی کی قوت سے ایک آن میں مختلف مقامات پر موجود ہوتے اور دکھائی دیتے ہیں اور ہزاروں جگہ کسی شکل میں آنے کی قدرت رکھتے ہیں۔ واضح رہے کہ برزخ کی اس مشق کے مکمل ہو جانے کے بعد شیخ کی یہ صورت مثالی ہمیشہ سالک کے دائیں بازو، ہاتھ دو ہاتھ کے فاصلے سے نظر میں موجود رہے گی اور اس کے کام بنائے گی، مشکلیں حل کرے گی اور حیوانیت کے درجے سے انسانیت کی بلندی پر پہنچائے گی۔ پس اگر انسانی صورتوں اور درندہ سیرتوں کو کسی انسان اصلی وکامل کی صحبت کا اتفاق پڑ جائے اور اسے غنیمت جانے کہ اس کی صحبت کے فیض وبرکت سے اپنی بھولی ہوئی اصلیت یاد آجائے گی اور یہ بھی انسان کامل بن جائے گا ورنہ مدتوں اپنی غلطیوں میں پڑے پڑے مرجائیں گے۔ اللہ ہمیں جہالت کے اندھیرے سے نکالے ور بلند مرتبے کی روشنی تک پہنچادے آمین آمین آمین۔

**انیسواں نور** : اے بھائی یہ سب ایک ذات کے جلوے ہیں کہ تجھے ہر شکل اور ہر قسم میں